رشتہ طے ہونے کے بعد اور نکاح سے پہلے، ہونے والے سسر سے پردے کا حکم

مجیب: مولانا اعظم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3041

تاریخ اجراء: 01ربیع الاول1446ھ/06ستمبر2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا رشتہ طے ہونے کے بعد نکاح سے پہلے ہونے والے سسر سے پردہ ضروری ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عندالشرع عورت کا ہر اس اجنبی بالغ مرد سے پردہ ہے جو اس کا مَحرم نہ ہو۔ مَحرم سے مراد وہ مرد ہیں جن سے ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہو، حُرمت نَسَب سے ہو یا سبب سے مثلاً رَضاعت (دودھ کا رشتہ) یا مُصاہَرت، لہذا جب تک سسر سے کوئی حرمت نسب، رضاعت یا مصاہرت کا کوئی رشتہ ثابت نہ ہو تو نکاح ہونے سے پہلے چونکہ وہ محض اجنبی ہے، لہذا اس سے بھی پردہ کرنا لازم ہے۔

عورت کا نامحرموں سے پردہ کرنا واجب ہے، جیسا کہ فتاویٰ رضویہ میں ہے: "جو محرم نہیں وہ اجنبی ہے اس سے پردہ کا ویسا ہی حکم ہے جیسے اجنبی سے خواہ فی الحال اس سے نکاح ہوسکتا ہو یا نہیں۔" (فتاوی رضویہ، ج11، ص415، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

مزید اسی میں ایک دوسرے مقام پر ہے "ضابطہ کلیہ ہے کہ نامحرموں سے پردہ مطلقاً واجب؛ اور محارم نسبی سے پردہ نہ کرنا واجب، اگر کریگی گنہگار ہوگی؛ اور محارم غیر نسبی مثل علاقہ مصاہرت و رضاعت ان سے پردہ کرنا اور نہ کرنا دونوں جائز۔ مصلحت و حالت پر لحاظ ہوگا۔" (فتاوی رضویہ، ج22، ص240، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ میں ہی ہے "جن سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے کبھی حلال نہیں ہوسکتا مگر وجہِ حرمت علاقۂ نسب نہیں بلکہ علاقۂ رضاعت ہے جیسے دودھ کے رشتے سے باپ، دادا، نانا، بھائی، بھتیجا، بھانجا، چچا، ماموں، بیٹا، پوتا، نواسا۔ یا علاقۂ صہر ہو جیسے خسر، ساس داماد، بہو، ان سے نہ پردہ واجب ہے نہ نادرست ہے کرنا نہ کرنا دونوں جائز، اور بحالت جوانی یا احتمال فتنہ پردہ کرنا ہی مناسب۔" (فتاوی رضویہ، ج22، ص235، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net